REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ
۴ ذوالحجہ سنہ ۱۳۷۶ھ
فی پرچہ ۲ر

جلد ۴۶/۱۱ | ۳ وفا ۱۳۳۶ ہش | ۳ جولائی ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۵۷

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے لئے خاص دعا کی تحریک

لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ آپ شدید کالی کھانسی کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ بار بار کھانسی کا دورہ ہوتا ہے۔ اور اُچھو ہو جانے کے باعث بعض اوقات سانس اکھڑ جاتا ہے۔ اور رات کو نیند بھی نہیں آتی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ ...

پاکستان اور امریکہ نے آمدنی پر دوہرا ٹیکس نہ لگانے کے منشور پر دستخط کر دیئے

اس منشور کا مقصد یہ ہے کہ بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ لگانے میں جو مشکلات پیش آتی ہیں انہیں دور کیا جائے

واشنگٹن ۲ جولائی۔ پاکستان اور امریکہ نے ایک منشور پر دستخط کئے ہیں۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ آمدنی پر دوہرا ٹیکس نہ لگایا جائے۔ منشور پر پاکستان کی طرف سے سفیر پاکستان مسٹر محمد علی اور وزیر خزانہ سید امجد علی نے اور امریکہ کی طرف سے امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے دستخط کئے۔ امریکہ نے دوسرے ملکوں کے ساتھ بھی ایسے ہی منشور پر دستخط کئے ہیں۔ اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ بین الاقوامی تجارت اور سرمایہ لگانے میں جو مشکلات پیش آتی ہیں انہیں دور کیا جا سکے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس کے بعد سے امریکی سرمایہ پاکستان میں نفع بخش کاموں پر پہلے سے بہت زیادہ مقدار میں لگ سکے گا۔ منشور پر عمل اس وقت شروع ہوگا۔ جب دونوں ملکوں کی حکومتیں باقاعدہ اس کی توثیق کر دیں گی۔

رات گئے ڈھاکہ میں شدید زلزلہ آیا

تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد چار جھٹکے محسوس ہوئے جو ۱۵ سکنڈ تک جاری رہے

ڈھاکہ ۲ جولائی۔ یکم اور ۲ جولائی کی درمیانی شب ڈھاکہ میں نصف رات کے بعد شدید زلزلہ آیا۔ جس سے تمام شہر ہل کر رہ گیا۔ پہلا جھٹکا ایک بجکر ۳۲ منٹ پر محسوس ہوا۔ اس کے بعد تھوڑے تھوڑے وقفہ سے تین اور جھٹکے محسوس کئے گئے جو مجموعی طور پر پندرہ سیکنڈ تک جاری رہے۔ زلزلہ کی شدت سے لوگ بستروں میں اچھل پڑے اور گھبراہٹ میں بھاگتے ہوئے گھروں سے باہر نکل آئے۔ عمارتوں کی کھڑکیاں اور دروازے دیر تک بجتے رہے۔ ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے ¤

مسٹر سہروردی اردن جائیں گے

لندن ۲ جولائی۔ پاکستان کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ وزیر اعظم سہروردی اردن کے شاہ حسین کی دعوت پر کراچی واپس جاتے ہوئے عمان میں ٹھہریں گے۔ لندن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس ختم ہونے پر مسٹر سہروردی امریکہ کے دس روزہ دورے پر روانہ ہونگے کل انہیں شاہ حسین کی طرف سے اردن آنے کا دعوت نامہ ملا ہے۔ جو منظور کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ اب وہ امریکہ سے پاکستان واپس جاتے ہوئے عمان میں مختصر قیام کریں گے ¤

بھارت کو مزید چالیس لاکھ ڈالر کی امداد

نئی دہلی ۲ جولائی۔ یہاں بھارت اور امریکہ کے درمیان ایک اور معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں۔ جس کے تحت امریکہ دہلی میں بجلی کا ایک بڑا کارخانہ قائم کرنے کے لئے بھارت کو ۴۰ لاکھ ڈالر بطور امداد دے گا۔ یہ کارخانہ ایک لاکھ کیلوواٹ بجلی تیار کرے گا۔

پاکستان کا تجارتی وفد مشرق وسطیٰ جائے گا

کراچی ۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان سے اعلیٰ اختیارات والا ایک تجارتی وفد جلد ہی مشرق وسطیٰ کے ممالک میں جائے گا۔ اور ان ممالک سے تجارت کی توسیع کے امکانات کا جائزہ لے گا۔

انفلوئنزا ہالینڈ میں بھی پہنچ گیا

ایمسٹرڈم یکم جولائی۔ ایک اطلاع کے مطابق یہاں کے ایک نواحی علاقہ لسم میں ایک بورڈنگ ہاؤس کی ۳۰ لڑکیوں کو ایشیائی انفلوئنزا ہو گیا ہے۔

ورسک منصوبے کی نہر مکمل ہو گئی

پشاور ۲ جولائی۔ ورسک منصوبے کی ۷۰۰ فٹ لمبی نہر مقررہ وقت سے دو ماہ پہلے ہی مکمل ہو گئی ہے۔ یہ پروگرام کے مطابق اگست کے آخر میں مکمل ہونی تھی ¤

* لیکن اسے کل شام مکمل کر دیا گیا۔ اس پر ایک کروڑ ۶۶ لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اسے سرنگ میں سے گزارنے کے لئے ایک لاکھ ۵۰ ہزار ٹن چٹانوں کو اڑانا پڑا۔

مکرم مولوی محمد احمد خان صاحب ابن مکرم خان میر صاحب افغان شہید کر دیئے گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا

ربوہ یکم جولائی۔ گزشتہ رات ٹل تحصیل کوہاٹ سے محترم مولوی محمد احمد خان صاحب مولوی فاضل پسر مکرم خان میر صاحب افغان کا جنازہ یہاں لایا گیا۔ آپ ٹل میں ادویہ کی دکان کرتے تھے اور علاقہ میں طبی پریکٹس بھی کرتے تھے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انہیں مورخہ ۲۹ جون ۱۹۵۷ء کی صبح کو کسی شخص نے گولی کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم بہت مخلص نیک اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے نوجوان تھے۔ آج صبح نماز فجر کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ چونکہ مرحوم موصی تھے اس لئے مقبرہ بہشتی میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔ شہید مرحوم نے ایک بیوہ اور چار بچے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ انہیں اپنے خاص قرب سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں خود ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین اللھم آمین

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

در روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ جولائی ۱۹۵۷ء

مذہبی جھگڑوں کا علاج

"نوائے پاکستان" مورخہ ۲۷ جون میں کم از کم چار باتیں ایسی درج ہیں جس میں عقائدی بناء پر جھگڑوں کا ذکر ہے۔ ہم صرف اس پرچہ کا ایک اداریہ نوٹ یہاں نقل کرتے ہیں:

"یہ قاتلانہ حملے"

ایک خبر ہے کہ مشہور عالم دین مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری پر دوران تقریر ایک شخص نے تلوار سے حملہ کر دیا۔ حملہ آور کی تلوار کو کسی دوسرے شخص نے پکڑ لیا۔ جس سے مولانا بال بال بچ گئے۔ بعد میں حملہ آور گروہ کے لیڈر نے معافی مانگ لی اور فریقین میں صلح کرا دی گئی۔

پاکستان میں فرقہ وارانہ تنازعات کے بارے میں نوائے پاکستان کی گذشتہ اشاعتوں میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ ہم بلاخوف یہ بات کہہ چکے ہیں۔ اور آج پھر اس کا اعادہ کر رہے ہیں۔ کہ ان تنازعات کو ہوا دینے میں خود ارباب اقتدار کا ہاتھ ہے۔ اور وہ خود ایسے حالات پیدا کر کے ملکی فضا مکدر کر رہے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ان کے انسداد کے لئے نہ سیفٹی قوانین حرکت میں آئیں۔ اور نہ ہی حملہ آور گروہ کو منع کرنے کے لئے کوئی دھمکی آمیز بیان ہی دیا جائے۔

معاصر "نوائے وقت" نے ... فی سبیل اللہ فساد کے زیر عنوان ایک شذرہ شائع کیا ہے۔ جسے من وعن درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگا لیں کہ حملہ آور کس گروہ سے متعلق ہیں۔ اور کفر کی فتوے بازی کر کے کون لوگ پاکستان میں قتل و غارت گری کا بازار گرم کرنا چاہتے ہیں۔

ایک مراسلہ نگار نے بڑی دلسوزی سے یہ واقعہ لکھا ہے کہ محلہ مصری شاہ لاہور کے علاقہ شمس آباد میں ایک مسجد کے امام صاحب گذشتہ دن نماز کے وقت تشریف نہیں لائے تھے۔ نمازیوں نے ظہر کی نماز کے لئے ایک صوفی صاحب سے امامت کے لئے درخواست کی۔ لیکن اسی دن شام کی نماز کے وقت مسجد کے امام صاحب نے یہ کہا کہ جس شخص نے ظہر کی نماز پڑھائی ہے۔ وہ چونکہ دیوبندی ہے اور دیوبندی کافر ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے پیچھے نماز پڑھنی حرام ہے۔

کیا یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ ایسی سرگرمیاں اسلام اور پاکستان دونوں کے بہترین مفاد کے منافی ہیں جن عالموں کو خدا نے علم کی دولت سے مالا مال کیا۔ اس لئے کہ اپنی صلاحیتوں کو عامۃ المسلمین کی ہدایت و راہ نمائی کے لئے بروئے کار لائیں اور ان میں اتحاد و یگانگت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ اپنی قابلیت اور توانائی بھائی کو بھائی سے لڑانے پر صرف کریں۔ تو یہ لائق ماتم ہے۔ اگر اس شغلہ کو اسی طرح جاری رکھا گیا۔ اور تکفیر بازی روا رکھی گئی۔ تو یہ اسلام کی بڑی بدخدمتی ہے۔ وہ لوگ جن کا عامۃ المسلمین پر کوئی نہ کوئی اثر ہے۔ اور جو ان کے سامنے قابل تقلید مثال قائم کر سکتے ہیں۔ کاش اپنا فرض منصبی پہچانیں اور یہ نہ بھولیں کہ

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی"

(روزنامہ نوائے پاکستان ۲۷ جون)

اس سے دو باتیں واضح ہیں۔ اول یہ کہ ہمارے ملک میں اہل علم حضرات فرقہ وارانہ عقائدی جنگ میں مصروف ہیں۔ دوم یہ کہ سمجھدار عوام ان کے اس شغل سے بیزار ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ شیعہ۔ سنی بریلوی، دیوبندی وغیرہ تنازعات ختم ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان اہل علم حضرات کئی صدیوں سے اس جنگ میں مصروف ہیں۔ اس کا الزام سوائے ان کے کسی پر نہیں آتا۔ یہ کہنا کہ صاحبان اقتدار اپنے مفاد کے لئے ان کو لڑاتے ہیں۔ ہمیں اس کا علم نہیں سر سید احمد علیہ الرحمۃ کی تحریک اور احمدیت کے زیر اثر مسلمانوں کی باہمی اختلاف عقائد کی جنگ کچھ دھیمی پڑ گئی تھی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرقوں اور مختلف اماموں کے فقہی اختلافات کے متعلق یہ اصول پیش کیا تھا۔ کہ جس طریق پر بھی کوئی شخص علی وجہ البصیرت قائم ہے۔ اس کو اس پر قائم رہنے کی اجازت ہونی چاہیئے اور دوسروں کو اس میں تعرض نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر اس اصول کو زیر عمل لایا جائے۔ تو بہت سے سنی۔ شیعہ اور بریلوی دیوبندی جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن و سنت کی تعبیرات اور توجیہات میں بھی بڑے بڑے اختلافات ہیں۔ لیکن جنگ و جدل زیادہ تر ظاہری اعمال کے اختلافات پر ہی شروع ہوتا ہے۔

چند سالوں سے پھر اس سوئے ہوئے فتنہ کو از سر نو بیدار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس وقت سے پھر یہ خطرناک صورت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ اگر آج سب نیک طبع اور اسلام پسند اور مسلمانوں کے سچے بہی خواہ اس ذہنیت کو ملک بھر ختم کرنے کا تہیہ کر لیں تو ہمارا خیال ہے۔ کہ یہ فتنہ بڑی حد تک قابو میں آ سکتا ہے۔

دوسری چیز جو اس فتنہ کی از سر نو بیداری کا باعث ہوئی ہے۔ وہ سیاسی نظریۂ اسلام ہے اس نظریہ کے مطابق اسلامی جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اقتدار ملکی پر قبضہ کرے۔ اور اگر مسلح بغاوت بھی اس کے لئے کرنی پڑے تو جائز ہے ان خیالات کا مستقل تصنیفات۔ ٹریکٹوں اور بیانات کی صورت میں ملک و قوم میں وسیع پیمانہ پر پراپیگنڈہ کیا گیا ہے اور کیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مختلف عقائد رکھنے والے فرقوں کے کان کھڑے ہو گئے ہیں۔ اور ہر فرقہ یہ سوچنے لگا ہے۔ کہ اگر حکومت پر مخالف فرقہ کا قبضہ ہو گیا۔ اس کی اپنی خیر نہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک طرف شیعہ اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو دوسری طرف تنظیم اہلسنت اور جمعیت العلماء وغیرہ مجالس شیعوں کا استیصال کرنے پر آمادہ نظر آتی ہیں۔ اسی طرح حنفی اور اہل حدیث کا تنازعہ زور پکڑ رہا ہے۔ اور بریلوی سکول اور دیوبندی سکول میں زور آزمائی ہو رہی ہے۔

یہ امر باعث اطمینان ہے کہ ملک و قوم کے بہی خواہ ان باتوں سے سخت بیزار ہیں۔ اور ہمیں توقع ہے کہ یہ بیزاری جلد ہی کوئی ٹھوس صورت اختیار کرے گی۔ ایسی صورت میں مندرجہ ذیل باتوں پر غور کرنا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

(۱) احراری ذہنیت کا خاتمہ کیا جائے۔

(۲) انتخابات میں اسلام یا صالحیت کے نام پر نعرہ لگانا قانوناً ممنوع قرار دیا جائے۔

ہمیں ڈر ہے کہ انتخابات کے موقعہ پر یہ فتنہ تلخ صورت اختیار نہ کرے۔ اگر ایسا ہوا تو اس کی تمام تر ذمہ داری مودودی صاحب پر ہو گی۔ کیونکہ مودودی صاحب ہی انتخابات میں اس فتنہ کے موجد ہیں۔ جب وہ اقامت دین۔ صالحیت وغیرہ کے لائق ناموں سے ووٹ طلب کریں گے۔ تو ان کے حریف احراری اور دیگر اہل علم حضرات مقابلہ کے لئے میدان عمل میں نکل آئیں گے۔ پھر شیعہ اور سنی اقتدار کی ہوس میں گتھم گتھا ہوں گے۔ اسی طرح بریلوی اور دیوبندی جھگڑے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ گذشتہ فسادات پنجاب میں مودودی صاحب نے علمائے کرام اور احراریوں کے ساتھ جو سلوک کیا ہے۔ وہ اس کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔

اس کے علاوہ سیاسی پارٹیاں بھی جن کی ہمارے ملک میں کمی نہیں ہے "اسلام خطرے میں ہے" اور "ہم اسلامی دستور کو بروئے کار لائیں گے" وغیرہ نعروں سے میدان انتخابات میں آئیں گی۔ اور مختلف عقائدی فرقوں کو اپنے اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کریں گی۔

ہماری قطعی رائے ہے کہ یہ خطرناک آفت صرف اسی طرح ٹالی جا سکتی ہے۔ کہ مذہب کی بناء پر انتخابات لڑنے کی اجازت قانوناً

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

حضرت مسیحؑ کی آمد ثانی اور عیسائی دنیا

از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

اسے اتفاق کہئے یا عظیم سانحہ قرار دیجئے بہرحال یہ حقیقت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پُراسرار شخصیت ظاہر بین نگاہ میں ہمیشہ ہی موضوع بحث رہی ہے بالخصوص آپ کا ظہور اول اور آمد ثانی کا مسئلہ تو حقیقت ناشناسوں کے لئے ایک معمہ یا چیستان ثابت ہوا ہے۔ حضرت مسیح جب پہلی مرتبہ ظاہر ہوئے تو یہودی قوم سلاطین اور ملاکی نبی کی اس پیشگوئی کے مطابق کہ

(۱) "ایلیا بگولے میں آسمان پر چلا گیا" (سلاطین ۲/۱۱)

(۲) "میں ہولناک دن کے آنے سے پیشتر اسے تمہارے پاس بھیجوں گا۔ (ملاکی)

ایلیا کے لئے چشم براہ تھے کہ مسیح کے ظہور سے قبل ایلیا بڑے تزک و احتشام کے ساتھ آسمان سے نازل ہوگا۔ اور ان کی عظمت رفتہ رفتہ پھر سے قائم ہو جائیگی لیکن جب حضرت مسیح علیہ السلام نے پیغمبری کا دعوےٰ کیا تو یہودیت کے علمبرداروں نے پیشگوئی کے ظاہری الفاظ کا سہارا لے کر آپ کے آسمانی پیغام کو ٹھکرا دیا سو دو انجیل کی شہادت ہے کہ:۔

"شاگردوں نے اس سے پوچھا کہ پھر فقیہ کیوں کہتے ہیں کہ ایلیا کا پہلے آنا ضروری ہے؟ اس نے جواب میں کہا ایلیا البتہ آئے گا اور سب کچھ بحال کرے گا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ ایلیا تو آچکا (یعنی یوحنا کی بروزی شکل میں۔ ناقل) اور انہوں نے اسے نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا اس کے ساتھ کیا اسی طرح ابن آدم بھی ان کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔" متی ۱۷/۱۰تا۱۳

یہودی روایات میں بڑی وضاحت سے ایلیا کے آسمان سے اترنے کی خبر دی گئی تھی۔ اور اس خبر کے سیاق و سباق میں استعارہ یا مجاز و کنایہ کے لئے بظاہر کوئی گنجائش نہ تھی۔ مگر مسیحؑ نے آسمانی محاورہ کے عین مطابق اس کی تاویل کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا۔ سوا اس کے جو آسمان سے اترا یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے۔" (یوحنا ۳/۱۳)

یہ اعلان وسیع اشتعال کا موجب بنا یہودی قوم میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک کھلبلی سی مچ گئی اور ایک شورِ قیامت بپا ہو گیا اور وہ اپنے تصورات اور توقعات کو یوں پیوند خاک ہوتے دیکھ کر پوری قوت سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اس نے ناصرہ میں بلند ہونے والی عیسوی تحریک کے خاتمہ کے لئے سوشل بائیکاٹ اور سیاست کاری کی لائنوں پر ایک خطرناک مخالفت شروع کر دی جو حضرت مسیحؑ کے واقعۂ صلیب پر منتج ہوئی۔

یہودی اکابر حضرت مسیحؑ کی بیان کردہ تاویل سنتے ہی کس طرح جزبز ہوئے اس کا نقشہ یوحنا نے ان الفاظ میں کھینچا ہے:۔

"پس یہودی اس پر بڑبڑانے لگے اس لئے کہ اس نے کہا تھا کہ جو روٹی آسمان سے اتری وہ میں ہوں اور انہوں نے کہا کیا یہ یوسف کا بیٹا یسوع نہیں جس کے باپ اور ماں کو ہم جانتے ہیں۔ اب یہ کیونکر کہتا ہے کہ میں آسمان سے اترا ہوں؟"

یوحنا ۶/۴۱-۴۲

انجیل میں حضرت مسیح کے متعدد معجزات مرقوم ہیں بایں ہمہ یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ خارق عادت معجزات کے باوجود سرزمین فلسطین کے ایک نہایت قلیل بلکہ ناقابل التفات طبقہ کے سوا جن کا ایک فرد بعد میں خود مسیح علیہ السلام کو پکڑوانے کا باعث بنا) پوری یہودی قوم مستقل حریف بنکر آسمانی بادشاہت سے محروم رہ گئی۔

یہ تو وہ لغزش تھی جو حضرت مسیحؑ کے دور اول میں ان کی قوم سے سرزد ہوئی لیکن خدائی نوشتوں میں خود مسیحی قوم کے لئے (جسے اس وقت آسمانی راز کو سمجھنے کی سعادت بخشی گئی تھی) یہ مقدر تھا کہ اسے بھی مسیحؑ کی آمد ثانی کے وقت اسی نوعیت کے آزمائشی مرحلہ سے گذرنا ہوگا۔ اور حقیقی اور مصنوعی مسیحی نمایاں طور پر ممتاز ہو جائیں گے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عیسائیوں پر ثابت کر دو کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے ہیں

"اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سنو اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا۔ جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو۔ اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتح یاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقات عزیز کو ضائع کرو۔ حضرت مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو اور پرزور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو گے۔ اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کر دو گے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو۔ ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے۔ اور وہ یہ کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے اس ستون کو پاش پاش کرو پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدا تعالےٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے۔ اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلا دے۔ اس لئے اس نے مجھے بھیجا اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے۔ اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے وکان وعد اللہ مفعولا انت معی وانت علی الحق المبین انت مصیب ومعین للحق۔"

(ازالہ اوہام جلد دوم ص۵۶۱)

چنانچہ متی ۱۳/۲۴ میں حضرت مسیح کی یہ واضح پیشگوئی درج ہے کہ:۔

"اس نے ایک اور تمثیل ان کے سامنے پیش کر کے کہا کہ آسمان کی بادشاہی اس آدمی کی مانند ہے۔ جس نے اپنے کھیت میں اچھا بیج بویا۔ مگر لوگوں کے سوتے میں اس کا دشمن آیا اور گیہوں میں کڑوے دانے بھی بو گیا۔ پس جب پتیاں نکل آئیں اور بالیں آئیں تو وہ کڑوے دانے بھی دکھائی دئے۔ نوکروں نے آکر گھر کے مالک سے کہا اے خداوند کیا تو نے اپنے کھیت میں اچھا بیج نہ بویا تھا اس میں کڑوے دانے کہاں سے آگئے اس نے ان سے کہا یہ کسی دشمن کا کام ہے۔ نوکروں نے اس سے کہا نہیں ایسا نہ ہو کہ کڑوے دانے جمع کرنے میں تم ان کے ساتھ گیہوں بھی اکھاڑ لو۔ کٹائی تک دونوں کو اکٹھا بڑھنے دو۔ اور کٹائی کے وقت میں کاٹنے والوں سے کہہ دوں گا کہ پہلے کڑوے دانے جمع کر لو اور جلانے کے لئے ان کے گٹھے باندھ لو اور گیہوں میرے کھتے میں جمع کرو۔

(متی ۱۳/۲۴تا۳۰)

حضرت مسیح علیہ السلام نے اس تمثیل کی خود ہی تشریح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اچھا بیج بونے والا ابن آدم ہے اور کھیت دنیا ہے۔ اور اچھا بیج بادشاہی کے فرزند اور کڑوے دانے اس شریر کے فرزند ہیں جس دشمن نے ان کو بویا وہ ابلیس ہے اور کٹائی دنیا کا آخر ہے اور کاٹنے والے فرشتے ہیں۔ پس جیسے کڑوے دانے جمع کئے جاتے اور آگ میں جلائے جاتے ہیں۔ ویسے ہی دنیا کے آخر میں ہوگا۔"

(متی ۱۳/۳۸تا۴۰)

مسٹر روتھر فرڈ اپنی تالیف "The Truth shall Make You Free" میں اس معنی خیز تمثیل کا ذکر کرتے ہوئے کھلے لفظوں میں اقرار کرتے ہیں:۔

"ایسی تمثیلی زبان میں مسیح نے دراصل پیشگوئی کی تھی کہ نقلی مسیحی، اصلی مسیحیوں سے الگ کر دئے جائیں۔ اور منافق قسم کے دیندار بالآخر تباہ ہو جائیں گے۔"

ص۲۸۱ و ۲۸۲

سو یہ واقع ہے کہ حضرت مسیح نے نقلی اور حقیقی مسیحیوں کے امتیاز کی پہلے سے خبر دے دی تھی۔ جس کے صاف معنی یہ تھے کہ جو سعادت و کامیابی یہودی قوم کی آنکھ سے اوجھل ہو گئے تھے۔

انہیں فراموش کر کے آپ کے نام لیوا بھی جادۂ حق سے برگشتہ ہو جائیں گے۔

چنانچہ بعد کو رونما ہونے والے واقعات ٹھیک اسی نہج پر آ پہنچے کہ یہ اندیشہ واضح حقیقت کی صورت میں دنیا بھر کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اس دلچسپ مگر عبرت آموز روئداد کی تفصیل اگلی سطور میں بیان ہو رہی ہے۔

"موجودہ صدی کے آغاز میں اس انکشاف نے عیسائی دنیا میں ایک ہلچل مچا دی ہے کہ حضرت مسیحؑ کے ایک دوست کا جو قدیم صوفیاء کے ایسین فرقہ سے تعلق رکھتا تھا، اسکندریہ کے آثار قدیمہ سے ایک خط برآمد ہوا ہے۔ جو واقعہ صلیب سے سات سال بعد کا لکھا ہوا ہے۔ اس خط میں پوری شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے کہ حضرت مسیح صلیب سے زندہ اتار لئے گئے تھے۔ؑ اور ایسین فرقہ کے لوگوں نے انتھک کوشش کی جس میں وہ کامیاب ہو گئے۔ اور بالآخر ان کے علاج معالجہ سے شفایاب ہو کر آپ ملکی مصالح کی وجہ سے ایک طویل سفر پر روانہ ہو گئے۔ مگر یروشلم میں یہ افواہ مشہور ہو گئی کہ یسوع بادلوں میں اٹھایا گیا۔ اور آسمان پر چلا گیا۔"

اس تاریخی مکتوب سے (جس کا انگریزی ترجمہ ۱۹۰۷ء میں انڈو امریکن بک کمپنی شکاگو کی طرف سے "The Crucifixon by an eye witness" کے نام سے شائع ہو چکا ہے) قطعی طور پر یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح کے بادلوں میں آسمان پر صعود کر جانے کی افواہ کی تردید سے حواریوں نے "مصلحتاً" احتراز کی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ کچھ عرصہ بعد جب جبر و تشدد کی ننگی ہولی تلواریں غائب ہونی شروع ہو گئیں۔ تو یہ "افواہ" ایک "عقیدہ" کی شکل اختیار کر گئی اور موجودہ تحقیقات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ ابتداء میں لکھی جانے والی اناجیل صعود مسیح کے ذکر سے بالکل ساکت اور خاموش تھیں لیکن ایک مدت بعد جب [illegible] نے دیکھا کہ بیگانوں میں یسوع مسیح کے آسمان پر اٹھو جانے کا اس قدر عام چرچا ہے تو انہوں نے جوش عقیدت میں اسے مسیح کی برتری کے ثبوت میں ایک کارگر ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا اور پھر غلو اور رنگ آمیزی کا ذوق یہاں تک بڑھا کہ یہ واقعہ اناجیل میں بھی شامل کر دیا گیا۔ یہ کوئی ذاتی نظریہ و استدلال نہیں۔ جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں زمانہ حال کے متعدد عظیم مفکرین و محققین جنہوں نے انجیل کی چھان بین میں عمر بھر کی صلاحیتیں لگا دی ہیں۔ بڑے گہرے غور و فکر اور وسیع مطالعہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ حضرت مسیح کے آسمان پر جانے کا مبینہ واقعہ الحاقی ہے (ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا۔ پندرھواں ایڈیشن زیر عنوان بائیبل (صحیفہ اعمال ا) پیکس (تفسیر بائیبل) میں لکھا ہے۔

The account of the Ascension given in Act I differs from that in Luke 24

(صفحہ ۲۷۲)

یوں آسمان پر چڑھا دینے کے بعد حضرت مسیح کی آمد ثانی کا ظاہر پر محمول ہو جانا مندرجہ بالا اعتقاد کا ایک طبعی نتیجہ تھا جو ٹھیک متوقع طریق پر برآمد ہوا۔ چنانچہ اس وقت سے آج تک یہودیوں کی طرح خود عیسائی قوم بھی آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے بیٹھی ہے اور منتظر ہے کہ وہی مسیح جو ایک مرتبہ ناصرہ کی بستی میں آسمان سے "استعارۃً" اترا تھا۔ مادی اور ظاہری لحاظ سے بھی فلک کی پہنائیوں سے اترے گا۔ اور وہ ظاہری شان و شوکت ٹھاٹ باٹ طنطنہ اور دھوم دھڑ کا جو ناصرہ کے یہودیوں کو بھی دور اول میں نظر نہیں آیا تھا۔ آخری زمانہ میں دنیا بھر کی آنکھوں کو چکا چوند کر دے گا حالانکہ اس تاریک خیال سے حضرت مسیح کی اپنی عدالت کا فیصلہ ہی باطل نہیں قرار پاتا۔ بلکہ خود حضرت مسیح کی شخصیت اور دعاوی بھی معرض خطر میں پڑ جاتے ہیں۔ یقیناً اگر آمد ثانی کی پیشگوئیوں میں حضرت مسیح سے مراد فی الواقع انیس سو سال قبل بیت لحم میں پیدا ہونے والے اور ناصرہ کی بستی میں پرورش پانے والے مسیح کی ذات ہے اور آسمان سے اترنے کا آسمانی محاورہ ظاہری رنگ میں پورا ہونا ضروری ہے۔ تو بلاشبہ ملاکی نبی اور سلاطین کے نوشتوں کے مطابق مسیح کی آمد اول سے پہلے خود ایلیا کو ہی آسمان سے اترنا چاہیئے تھا اور حضرت مسیح کا کوئی دعویٰ سرے سے قابل التفات ہی نہ ہو سکتا تھا۔ آخر عیسائی دنیا اگر مسیح کی آمد ثانی کو استعارات کے پردہ سے ہٹ کر ظاہر پر محمول کرنا جزو ایمان سمجھتی ہے تو یہودیوں کی معصومیت میں کوئی شک نہیں۔ آخر سوچنا چاہیئے کہ آخر فریسیوں اور صدوقیوں کی قرار داد جرم میں اس سے بڑا اور کونسا قصور پایا گیا یا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ملاکی نبی کی پیشگوئی کے مطابق رہیں میں ان کی طرف سے کسی قسم کا الحاق نہیں کیا گیا۔ حضرت مسیح کی دعوت کو رد کرتے ہوئے یہ مطالبہ کیا تھا کہ جب تک وہ ایلیا کو اپنی آنکھوں سے نازل ہوتا نہ دیکھیں گے۔ آپ کے دعوائے مسیحیت پر ہرگز کان نہیں دھریں گے۔

—— (باقی) ——

ؑ عہد نامہ جدید کی یہ آیت بھی اس بیان کی کھلی کھلی تائید کرتی ہے "اس نے بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا۔ اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سنی گئی" (عبرانیوں ۵ بحث)

سینما اور تماشے

جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اسلام اور سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت سینما کے تماشہ والے حصہ کو جائز قرار نہیں دیتی اور اس کے مطابق عمل رکھتی ہے۔ مگر بعض رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک بعض نوجوان لاپرواہی سے کام لیتے ہیں۔ جو سراسر تنظیم کے خلاف ہے۔ اس کے متعلق ہم حضور کا ارشاد ذیل میں درج کرتے ہیں۔ تاکہ احباب اس لعنت سے بچیں اور نوجوانوں کو بچائیں۔ حضور فرماتے ہیں۔

"سینما اور تماشے کے متعلق میں جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینیا۔ سرکس تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے اور اس سے کلی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے۔ اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے۔" (مطالبات تحریک جدید ص۲۷)

پھر حضور فرماتے ہیں:-

"سینما اپنی ذات میں برا نہیں۔ بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں۔ وہ مخرب الاخلاق ہیں اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی ہو یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشہ وغیرہ کا نہ ہو۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ میری یہی رائے ہے کہ تماشہ تبلیغی بھی ناجائز ہے۔" (ص۲۹)

نیز حضور فرماتے ہیں:-

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔ سینما والوں کی غرض تو روپیہ کمانا ہے نہ کہ اخلاق سکھانا اور وہ روپیہ کمانے کے لئے ایسے لغو اور بیہودہ افسانے اور گانے پیش کرتے ہیں جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں۔ . . . . اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں۔ میرا منع کرنا تو الگ رہا۔ اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے۔"

سینما کے متعلق حضور کے ارشادات درج ہیں۔ جماعتوں کے عہدیداروں کو چاہیئے کہ وہ اگلی پود کو اس کے مضرات سے بچائیں۔

(اڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

مجھے تقریباً تین ماہ سے عرق النساء کی سخت تکلیف ہے۔ بعض اوقات درد اتنی شدید ہوتی ہے کہ چلنے پھرنے سے لاچار ہو جاتا ہوں۔ احباب اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار خیر اللہ عفی عنہ۔ افسر امانت تحریک جدید ربوہ

انفلوئنزا — وبائی نزلہ

از مکرم حکیم محمد صدیق صاحب - ایڈیٹر رسالہ اشاعت الحکمت ربوہ

انفلوئنزا وبائی صورت میں پھیل رہا ہے جس سے عوام میں ایک دہشت اور ہراس پایا جاتا ہے اور کئی لوگ صرف ڈر کی وجہ سے ہسپتال چلے جاتے ہیں حالانکہ ان میں مرض کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی — حکماء اور ڈاکٹر صاحبان کی طرف سے اپنے اپنے خیال اور علم کے مطابق اس کے متعلق حفظ ماتقدم کی تجاویز اور مفید نسخہ جات پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن اکثر مضامین کا انداز تحریر چونکہ اپنے اندر عالمانہ رنگ رکھتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ عوام کی اکثریت بعض طبی اور ڈاکٹری کی مخصوص اصطلاحات کو پوری طرح نہ سمجھنے کی وجہ سے صحیح طور پر استفادہ نہ کر سکتی ہو۔ اس لئے میں مضمون کو ایک نئے نقطہ نظر سے ایسے عام فہم رنگ میں بیان کرنے کی کوشش کروں گا تا کہ ہر طبقہ علم کے افراد پوری طرح مرض کی حقیقت اور کیفیت کو سمجھ سکیں کہ یہ مرض کس طرح پیدا ہوتا ہے اور کیوں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے وبائی صورت اختیار کرنے کی وجہ کیا ہے اور پھر یہ کہ ہم کس طرح اس کے مضر اثرات سے بچ سکتے ہیں۔

ماہیت مرض

سب سے پہلے تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ مرض درحقیقت اپنا کوئی مستقل وجود نہیں رکھتی کہ جس سے یہ خیال کیا جائے کہ جب وبا ہے کی حملہ کرے گی بلکہ اس کے پیدا ہونے کا سبب بالعموم موسم کا اچانک اور فوری تغیر ہوا کرتا ہے اور یہ وہی مرض ہے جس کو نزلہ اور زکام کہا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ جن اسباب سے نزلہ اور زکام ہوتا ہے انہیں اسباب سے انفلوئنزا ہوتا ہے۔ اور جو جو علامات عوارضات اور تکالیف انفلوئنزا میں پائی جاتی ہیں وہ ساری کی ساری نزلہ اور زکام میں بھی موجود ہوتی ہیں۔ اگر ان میں کوئی فرق ہے تو صرف یہ کہ نزلہ اور زکام انفرادی اور محدود ہوتا ہے مگر انفلوئنزا وبائی طور پر وسیع علاقوں میں پھیل جاتا ہے گویا اس انتشار و وسعت کی وجہ مرض کی الگ قسم ہونا نہیں بلکہ اس کے وسیع علاقوں میں پھیل جانے کی وجہ تغیرات موسم کی وسعت ہے ورنہ نفس مرض کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں

دراصل بات یہ ہے کہ یہ امراض آلات تنفس سے تعلق رکھتی ہیں اور آلات تنفس کا تعلق چونکہ براہ راست ہوا سے ہے۔ اس لئے اگر ہوا میں فوری طور پر شدید تغیر واقع ہو جائے تو اس صورت میں ان امراض کا پیدا ہونا قانون قدرت کے لحاظ سے یقینی ہے۔ کیونکہ طبعی طور پر انسانی طبائع ماحول کے کسی بھی شدید اور فوری تغیر کو آسانی سے برداشت نہیں کر سکتیں بلکہ بالمقابل ان میں بھی شدید رد عمل کے طور پر متعلقہ اعضاء میں شدید تغیر رونما ہو جاتا ہے جس کے نتیجے ہے۔ چونکہ ہوا کے فوری تغیر کا اثر براہ راست ناک اور گلے پر ہوتا ہے جس سے ناک اور گلے کی نہایت نازک اور حساس جھلی میں خراش ہو کر سوزش پیدا ہو جاتی ہے اور مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

موسمی تغیرات

موسم کے تبدیل ہونے کا عام قانون جو قدرت کی طرف سے مقرر ہے وہ یہ ہے کہ موسم تدریجاً اور آہستہ آہستہ تبدیل ہوتا ہے۔ یکدم کبھی کوئی موسم تبدیل نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے طبائع میں بھی ساتھ ساتھ قوت برداشت بڑھتی چلی جاتی ہے جس سے موسم کے انتہائی طور پر بڑھے ہوئے اثر کو بھی قبول کرنے کے لئے طبائع تیار ہو جاتی ہیں۔ مگر موسم اگر یکدم تبدیل ہو جائے جیسا کہ امسال ہوا ہے کہ مئی تک جو کہ تدریجاً گرمی کے بڑھنے کا عرصہ تھا برسات کے جاری رہنے سے اس کا تدریجاً بڑھنا رکا رہا اور بارش کا سلسلہ اس وقت ختم ہوا جبکہ شدید گرمی کا وقت یعنی جون کا مہینہ آ چکا تھا چنانچہ ہوا یکدم شدید گرم ہو گئی جس کا لازمی نتیجہ یہی ہونا چاہیئے تھا جو ہوا کہ نزلہ اور زکام انفلوئنزا کی صورت میں وبائی طور پر پھیل گیا۔ اس لئے کہ ناک اور گلے کی جھلی جس پر سب سے پہلے ہوا کا اثر ہوتا ہے وہ ابھی سرد ہوا سے ہی مانوس تھی کہ فوراً شدید گرم ہوا کا مقابلہ ہو گیا جس سے اس میں خراش اور سوزش ہو کر ورم ہو جاتا ہے اور انفلوئنزا کی تکلیف شروع ہو جاتی ہے۔ چونکہ یہ ہوا کا شدید اور فوری تغیر وسیع علاقوں تک پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے مرض کا اثر بھی وبائی رنگ میں وسیع علاقوں تک ممتد ہو جاتا ہے۔ میں ایک واقعاتی مثال سے اس امر کو واضح کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

اکثر لوگ اس امر سے واقف ہیں کہ گرمی کے موسم میں جبکہ شدت کی گرمی ہو اور رات کے وقت دروازے بند ہونے کی وجہ سے کمرے تنور کی طرح تپ رہے ہوں تو صبح کے وقت اگر آدمی باہر سے فوراً دروازہ کھول کر کمرہ میں داخل ہو جائے تو اکثر دفعہ یہی ہوتا ہے کہ شدید زکام نزلہ اور کھانسی ہو جاتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات یہ تکالیف بڑھ کر نمونیہ تک بھی نوبت جا پہنچتی ہے حالانکہ کمرہ وہی ہے جس میں وہ سارا دن آرام سے بیٹھا رہتا ہے۔ مگر اب وہی کمرہ وبال جان بن جاتا ہے۔ ہاں اگر آدمی اس تپتے ہوئے گرم کمرہ میں داخل ہوتے وقت ناک کو کپڑے سے چھپا لے تو یقیناً ان تکالیف سے محفوظ رہے گا۔ کیونکہ کپڑا ہوا اور ناک کے درمیان حائل ہو کر گرمی کی براہ راست زد سے ناک کو بچائے گا۔ جس سے کوئی ناخوشگوار تبدیلی پیدا نہیں ہو گی۔ یا فرض کریں اگر باہر کسی آدمی کو اتفاقاً شدید سردی لگ جائے جس سے وہ کانپنے لگے تو پھر اگر وہ کمرہ میں فوراً آ بھی داخل ہو جائے تو اسے کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ کیونکہ اب اس شدید گرمی کی اس کو ضرورت ہے جو سردی کے اثر کو زائل کر کے سکون پیدا کر سکے۔

پس جو لوگ اس وقت بیمار ہو رہے ہیں ان میں سے ۹۰ فیصدی یقیناً ایسے ہوں گے جو بے احتیاطی کے ساتھ صبح صبح گرم کمروں میں داخل ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ کمروں کے دروازے کھول کر گرمی کے خارج ہونے کے بعد کمروں میں داخل ہوا کریں تو یقیناً اس تکلیف سے محفوظ رہیں گے۔ اس کے علاوہ باقی جو امور اس سے تعلق رکھتے ہیں ان کو میں حفظ ماتقدم کے طور پر بیان کر دیتا ہوں۔

حفظ ماتقدم

(۱) عوام کو چاہیئے کہ وہ بالکل ہراساں نہ ہوں تا کہ خود اعتمادی اور قوت مقابلہ جو کہ مرض سے محفوظ رہنے کا ایک قیمتی جوہر ہے ضائع ہو کر جسم میں قبول مرض کی استعداد پیدا نہ ہو جائے اور یہ یقین کریں کہ یہ کوئی ایسی خطرناک مرض نہیں جو اپنا ایک الگ مستقل وجود رکھتی ہو۔ بلکہ یہ صرف موسم کے فوری تغیر سے پیدا ہوئی ہے۔

(۲) یہ کہ گرم ہوا سے چونکہ ناک میں خراش ہو جاتی ہے۔ اس لئے دھوپ اور گرمی کے وقت میں ناک کو تیل۔ گھی۔ کسٹرائل یا ویزلین سے چپڑ دینا چاہیئے تا کہ غشائے مخاطی یعنی ناک کو تر کرنے والی نازک جھلی گرم ہوا کی خراش سے محفوظ رہے اور اگر گرمی کے وقت دھوپ میں چلنا پڑے تو ناک کے آگے کپڑا رکھ لینا چاہیئے تا کہ ایک تو براہ راست گرم ہوا کی زد سے ناک اور گلہ محفوظ رہے۔ پھر یہ کہ باہر آنے والی ہوا سے جب کپڑا نمناک ہو کر ٹھنڈا رہے گا تو اندر جانے والی ہوا کی شدت کو کم کرتا رہے گا۔ دوسرا یہ کہ صبح کو بند کمروں میں جاتے وقت پوری احتیاط کریں۔ دروازہ کھول کر گرم ہوا کو خارج ہونے دیں اور پھر بھی منہ پہ کپڑا رکھ کر داخل ہوں۔

(۳) جب بھی پانی۔ لسی۔ سوڈا اور شربت وغیرہ کو برف سے سرد کر کے پینا ہو تو یکدم ہرگز نہ پینا چاہیئے بلکہ پہلے دو تین گھونٹ ٹھہر ٹھہر کر پینے چاہئیں۔ کیونکہ گرم ہوا کے گذرنے کی وجہ سے حلق اور گلہ گرم ہو جاتا ہے۔ اگر وہ فوری طور پر برف کے اثر سے سرد ہو جائے تو طبیعت میں یکدم رد عمل ہو کر گلے میں ورم کی صورت پیدا ہو جاتی ہے جس سے انفلوئنزا کی علامات پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ہمیشہ احتیاط رکھنی چاہیئے۔ اسی طرح آئس کریم اور قلفی وغیرہ کھاتے وقت پہلے تھوڑی سی منہ میں ڈال کر گلے کو سردی کا اثر برداشت کرنے کے لئے تیار کر لینا چاہیئے۔

(۴) یہ کہ ناک اور گلے کی جھلی جسے ہر وقت گرم سرد ہوا سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ اس میں قوت برداشت بڑھا دینی چاہیئے۔ اس کے لئے فیروڈین بہترین دوا ہے روزانہ ایک گولی صبح اور ایک شام مخدوش ایام میں کھاتے رہنا چاہیئے۔ دوسرے نمبر پہ محلول لقاح ہے یہ بھی ان ایام میں ۶ ماشہ صبح ۶ ماشہ شام پیتے رہنے سے مرض کے حملہ سے بچنے کے لئے مفید ہے۔

(۵) یہ کہ اگر مرض کا اثر ہو چکا ہو تو بھی یہ دونوں دوائیں ابتداءً مفید ہیں۔ چار چار گھنٹہ بعد ان کی ایک ایک خوراک چار دفعہ دن میں مرض کے بڑھتے ہوئے اثر کو فوراً روک دیتی ہے اور چند یوم استعمال کرنے سے صحت بحال ہو جاتی ہے لیکن اگر مرض کا اثر زیادہ ہو گیا ہو تو کسی ماہر طبیب سے ضرور مشورہ کرنا چاہیئے۔

۳۱ مئی تک ادا کرنے والی جماعتوں کی دعائیہ لسٹ

بھلوال ضلع سرگودھا

وعدہ ۵۴/- روپے
وصولی ۴۸/- ” ۸۹ فیصدی
عمدہ کارکردگی - مولوی فضل احمد صاحب

خوشاب

وعدہ ۴۴۴/- روپے
وصولی ۳۱۶/- ” ۷۱ فیصدی
ملک شیر بہادر صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۵۲/۱۱
ملک محمد حسین صاحب ۲۳/-
ماسٹر فضل الدین صاحب ۷/-
شمیم اختر صاحبہ زوجہ ملک محمد حسین صاحب ۱۵/-
ملک مشتاق احمد صاحب ۹/
ملک احمد حسین صاحب ۱۰/-
ملک افتخار احمد صاحب ۶/-
میاں محمد نذیر احمد صاحب معہ اہل و عیال ۱۲/۱۱
عمدہ کارکردگی - مولوی عبد الکریم صاحب

ساہیوال

وعدہ ۳۵/- روپے
وصولی ۲۸/- ” ۸۰ فیصدی
اہلیہ صاحبہ محمد عبد اللہ صاحب ۷/-
عمدہ کارکردگی - ماسٹر احمد بخش صاحب پریذیڈنٹ

گھوگھیاٹ

وعدہ ۴۴۲/- روپے
وصولی ۲۶۲/- ” ۵۹ فیصدی
قریشی عبد الرشید صاحب دہلوی ۶/ } ۱۲/-
اہلیہ صاحبہ ” ” ۶/
عمدہ کارکردگی - محمد خلیل الرحمن صاحب سیکرٹری مال

کھائی مجوکہ ضلع سرگودھا

وعدہ ۲۸/۳ روپے
وصولی ۲۲/۱۴ ” ۷۸ فیصدی
عمدہ کارکردگی - ملک نائب محمد محمد صاحب پریذیڈنٹ

چک ۹ پنیار

وعدہ ۲۴۲/- روپے
وصولی ۱۷۲/- ” ۷۱ فیصدی
چوہدری خان محمد صاحب چک ۳۲ ۸۵/-
اہل و عیال ” ” ۵/-
چوہدری محمد اسلم صاحب ۸/-
اہل و عیال ” ” ۱۶/
زینب بی بی صاحبہ غلام مصطفے صاحب ۶/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری جہان خان ۶/-
فہمیدہ بیگم صاحبہ دختر غلام مصطفے صاحب ۶/
زبیدہ بیگم صاحبہ چوہدری جہان خان صاحب ۸/-

عمدہ کارکردگی - چوہدری رحمت علی خان صاحب پریذیڈنٹ - محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال

چک ۳۳ جنوبی

وعدہ ۲۲۳/- روپے
وصولی ۱۸۶/- ” ۸۳ فیصدی
چوہدری محمد عالم صاحب ۵۴/-
چوہدری نذیر احمد صاحب ۱۰۰/-
عمدہ کارکردگی - چوہدری محمد شفیع صاحب نائب سیکرٹری

چک ۳۵

وعدہ ۳۱۱/- روپے
وصولی ۲۶۶/- ” ۸۵ فیصدی
میاں عنایت اللہ صاحب ۵/۰
عمدہ کارکردگی - چوہدری ہدایت اللہ صاحب

چک ۴۳ جنوبی

وعدہ ۶۳/۴ روپے
وصولی ۴۴/- ” ۶۶ فیصدی
عمدہ کارکردگی - احمد خان سیکرٹری مال

چک ۴۶

وعدہ ۲۱۸/- روپے
وصولی ۱۹۰/- ” ۸۶ فیصدی
نور محمد صاحب ۶/۴ } ۱۱/۷
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب ۵/۳
عمدہ کارکردگی - چوہدری عبد الحی صاحب

چک ۴۷

وعدہ ۴۴/- روپے
وصولی ۳۸/- ” ۸۶ فیصدی
اہلیہ صاحبہ چوہدری علی اکبر صاحب ۵/-
منشی عبد الغنی صاحب ۶/۸
اہلیہ صاحبہ ” ” ۶/-
عمدہ کارکردگی - چوہدری علی اکبر صاحب

چک ۴۸

وعدہ ۴۲/-
وصولی ۲۸/- ۶۶ فیصدی
نظام الدین صاحب ۵/- } ۱۰/-
ارشاد بیگم صاحبہ ۵/-
عمدہ کارکردگی - چوہدری محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال

چک ۸۱

وعدہ ۸۲/- روپے
وصولی ۵۵/- ” ۶۷ فیصدی
شیخ محمد الدین صاحب ۱۰/-
عمدہ کارکردگی - چوہدری فضل الرحمن صاحب

ڈنگہ ضلع گجرات

وعدہ ۶۶/- روپے
وصولی ۵۴/- ” ۸۲ فیصدی
نور الٰہی صاحب ۷/۸
نور الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۵/۴
میاں فضل الٰہی صاحب ۵/۲
غلام علی صاحب معہ اہل و عیال ۹/۸
عبد القیوم صاحب ۵/-
عمدہ کارکردگی: [illegible] صاحب پریذیڈنٹ

رسول ضلع گجرات

وعدہ ۴۸/- روپے
وصولی ۳۹/- ” ۸۱ فیصدی
عمدہ کارکردگی - علی محمد صاحب پریذیڈنٹ

کرٹہ بانوالہ

وعدہ ۲۹۹/- روپے
وصولی ۲۸۳/- ” ۹۵ فیصدی
عمدہ کارکردگی - محمد اشرف صاحب سیکرٹری مال

کنجاہ ضلع گجرات

وعدہ ۱۶۷/- روپے
وصولی ۱۲۴/- ” ۷۴ فیصدی
عمدہ کارکردگی - ملک محمد اسلم صاحب

کھاریاں

وعدہ ۶۹۴/- روپے
وصولی ۵۰۵/- ” ۷۲ فیصدی
چوہدری تاج الدین صاحب ۵/۳
رحمت بی بی بیوہ محمد خان صاحب ۵/۳
عفت بیگم صاحبہ زوجہ بشیر احمد صاحب ۵/-
راج بصری صاحبہ } ۵/-
زوجہ تندرداد صاحب
راج بصری صاحبہ } ۵/-
زوجہ خادم احمد صاحب
روح بیگم صاحبہ زوجہ فضل الٰہی صاحب ۵/-
رسول بیگم صاحبہ اہلیہ سعید احمد شاہ ۳۰/-
عمدہ کارکردگی - ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب

گوئیکی

وعدہ ۲۴۴/- روپے
وصولی ۱۸۶/- ” ۷۶ فیصدی
چوہدری سردار خان صاحب ۱۲/۸
پیر بشیر عالم صاحب ۱۵/۶
نور بیگم صاحبہ اہلیہ پیر محمد اکبر صاحب ۵/۸
خوشی محمد صاحب ۵/۱۰
محمد خان صاحب ۱۵/-
عمدہ کارکردگی - پیر محمد اکبر صاحب

منڈی بہاؤ الدین

وعدہ ۸۹۲/- روپے
وصولی ۵۵۱/- ” ۶۱ فیصدی
شیخ منور حسین صاحب پلیڈر ۱۳۰/-
پسران شیخ منور حسین صاحب پلیڈر ۱۳/۴
میاں غلام رسول صاحب } ۱۱/-
معہ اہلیہ صاحبہ

وزیر بیگم صاحبہ ۱۰/۷
عمدہ کارکردگی: چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال

لیاقت آباد (پیلاں)

وعدہ ۱۲۶/- روپے
وصولی ۹۱/- ”
سید مقصود احمد صاحب بخاری ۳۰/-
جنابہ خدیجہ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس ۵/۰
چوہدری محمد نذیر صاحب ضلعدار ۵۵/-
عمدہ کارکردگی: قریشی فضل حسین صاحب سیکرٹری مال - احمد حسین صاحب پریذیڈنٹ

کوٹ فتح خان ضلع کیمبلپور

وعدہ ۱۶۶۰/- روپے
وصولی ۱۰۸۲/- ” ۶۵ فیصدی
کرنل ملک سلطان محمد صاحب ۹۵۱/-
والدہ صاحبہ مرحوم ” ۷۱/-

ڈیرہ غازیخان

وعدہ ۶۷۶/- روپے
وصولی ۴۳۹/- ” ۶۵ فیصدی
منشی محمد علی صاحب ۸/-
عبد السلام صاحب ۸/۴
مولوی محمد عثمان صاحب ۶/۴
عمدہ کارکردگی - منشی غلام سرور صاحب ناصر سیکرٹری تحریک - مولوی عبد الرحمن صاحب بشر پریذیڈنٹ

سہرانی بستی ضلع ڈیرہ غازیخان

وعدہ ۱۱۳/- روپے
وصولی ۱۰۳/- ” ۹۱ فیصدی
منشی عبد العزیز صاحب ۳۶/
عبد الخالق صاحب ۵/-
عمدہ کارکردگی - عبد الواحد بخش صاحب سیکرٹری مال

ٹیکسلا ضلع راولپنڈی

وعدہ ۱۵۶/- روپے
وصولی ۹۸/- ” ۶۲ فیصدی
ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ۸۸/- } ۹۸/-
خدابخش صاحب ۱۰/-
عمدہ کارکردگی - ڈاکٹر مظفر احمد صاحب پریذیڈنٹ

کوہ مری

وعدہ ۶۵۰/- روپے
وصولی ۵۸۰/- ” ۸۹ فیصدی
عبد الوحید صاحب وارنٹ افسر ۳۵/-
عمدہ کارکردگی - کیپٹن محمد سعید صاحب پریذیڈنٹ

ڈپ

وعدہ ۱۴۴/- روپے
وصولی ۱۴۴/- ” ۱۰۰ فیصدی
صدر بر خان ۵/۱۰ - صاحبزادہ } [illegible]
عبد الرشید صاحب ۱۱/-
صوبیدار عبد الغفور صاحب ۱۶/-
اہل و عیال ” ” ۲/-

استانی صادقہ بی بی صاحبہ غفت ۱۵/-
عمدہ کارکردگی :- ملک عبد الجبار صاحب

مردان

وعدہ -/۱۴۶۲ روپے
وصول -/۹۱۹ " ۶۲ فیصدی

میاں شہاب دین صاحب اپیل نویس -/۱۴۴
سلطان حیدری صاحبہ ۶/۷
میاں محمد یوسف صاحب بکٹ گنج -/۷
چوہدری بشیر احمد صاحب ۱۰/۵
والد صاحب مرحوم ۔ والدہ صاحبہ و بچگان ۱۵/۱۵
یار محمد صاحب ہوتی -/۶
حکیم عبد العزیز صاحب -/۳۰
خواجہ مظہر اللہ خان مع اہلیہ صاحبہ -/۱۹
بابو محمد اعظم صاحب بکٹ گنج -/۵۰
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب -/۶

ناصرہ بیگم صاحبہ ہیڈ مسٹرس -/۵۰
عمدہ کارکردگی :- بشیر احمد صاحب وٹنیس پریذیڈنٹ ۔ میاں شہاب الدین صاحب اپیل نویس بھی خاص کام کرنے والے ہیں

گلگت

وعدہ -/۲۰۱ روپے
وصول -/۱۸۹ " ۹۳ فیصدی

ڈاکٹر سید بشیر احمد صاحب ڈسٹرکٹ سرجن -/۱۳۱
چوہدری محمد یوسف صاحب انسپکٹر ۲۶/۶
عمدہ کارکردگی :- ڈاکٹر سید بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ ۔

چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری

وعدہ -/۳۱۳ روپے
وصول -/۲۲۴ " ۷۱ فیصدی
عمدہ کارکردگی ۔ صوفی غلام رسول صاحب سیکرٹری مال

وکیل المال تحریک جدید ـــ ربوہ

محترم پروفیسر علی احمد صاحب کی وفات پر مجلس تحریک جدید کی قرارداد تعزیت

نقل ریزولیشن ۱۵ الف ۲۶/۶/۵۷ تحریک جدید

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ کا یہ اجلاس مکرم جناب پروفیسر علی احمد صاحب کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی اور سلسلہ کے سچے خادم تھے۔ آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جو عظیم خدمات سرانجام دی ہیں وہ لائق صد تحسین ہیں۔ آپ تحریک کے ادارہ جامعۃ المبشرین میں اپنی آخری عمر تک پروفیسری کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم اس موقعہ پر مرحوم کے صاحبزادہ مکرم میاں عبد الرحیم احمد صاحب وکیل التعلیم اور خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

وکیل اعلیٰ تحریک جدید

حضرت مولوی غلام رسول صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ حلقہ چانگریاں کی وفات

مکرم حضرت مولوی غلام رسول صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ حلقہ چانگریاں مورخہ ۲۷ جون ۱۹۵۷ء بروز جمعرات دوپہر کو فوت ہوگئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑے پایہ کے صحابی تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت ۱۹۰۱ء میں کی تھی۔ ابتدائی ایام میں ان کا کام یہ تھا کہ وہ دن کے پہلے وقت اپنا کاروبار کرتے اور دن کے پچھلے وقت تبلیغ کے لئے باہر نکل جاتے۔ ان کے ذریعہ جماعت چونڈہ بھاگووال۔ چانگریاں۔ میے۔ قائم ہوئی ہیں۔ احباب ان کی درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔

(قاسم الدین امیر ضلع سیالکوٹ)

( ) مکرم برادرم شیخ عبد السلام صاحب سلام ٹی سٹال ربوہ کے چھ بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوگئے ہیں ان کی اہلیہ بھی بیمار رہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خداوند کریم ان کی اہلیہ کو صحت کاملہ عطا کرے۔ اور ان کو زندہ رہنے اور لمبی عمر پانے والی اولاد سے سرفراز فرمائے۔ آمین: فضل الدین ربوہ

( ) عاجز ایک لمبے عرصہ سے مرض بواسیر میں مبتلا ہے جو بادی قسم کی ہے اپریشن بھی کرایا ہے مگر بے سود۔ احباب کرام سے استدعا ہے کہ عاجز کی شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز کسی دوست کو اگر اس مرض کا مجرب نسخہ معلوم ہو تو از راہ کرم عاجز کو لکھیں۔
محمد عبد القیوم احمد کیمپ ۳۳ ایم ای ایس کالونی لاہور چھاؤنی

پاکستان میں کمیونسٹوں کو جلد ہی گرفتار کر لیا جائیگا

ان کی سرگرمیاں مفاد ملک کے خلاف ہیں" مرکزی وزیر داخلہ کا بیان

حیدرآباد ۲ جولائی مرکزی وزیر داخلہ میر غلام علی تالپور نے کل یہاں اخبار ی نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت پاکستان بھر میں سارے کمیونسٹوں کو گرفتار کر لینے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ آپ نے کہا حکومت ان کمیونسٹوں کی سرگرمیوں کی کڑی نگرانی کر رہی ہے۔ اور جونہی مناسب وقت آیا۔ ان کے خلاف کاروائی کی جائے گی

وزیر داخلہ نے کہا کہ پاکستان میں کمیونسٹوں کی سرگرمیاں مفاد ملک کے قطعاً منافی ہیں انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ بعض غیر ملکی سفارت خانے کمیونسٹوں کے پراپیگنڈا کے لئے کثیر رقمیں خرچ کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا جس شخص کا کسی کمیونسٹ ملک سے تعلق ہوگا۔ اسے چھوڑا نہیں جائیگا۔ میر صاحب نے ری پبلیکن پارٹی کے پبلسٹی سیکرٹری کے اس اعلان کو غلط قرار دیا کہ جو لوگ ایک یونٹ کے مخالف ہیں وہ ری پبلیکن پارٹی کے رکن نہیں بن سکتے

کراچی میں ڈیڑھ ہزار نئے مریض

کراچی ۲ جولائی گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے اندر کراچی میں مزید ایک ہزار دو سو باسٹھ افراد کے انفلوئنزا میں مبتلا ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ اس طرح اب یہاں اس وبا کا شکار ہونیوالوں کی تعداد چالیس ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔

بین الاقوامی جغرافیائی سال کا آغاز

کراچی ۲ جولائی آج نصف شب کو تمام دنیا میں بین الاقوامی جغرافیائی سال شروع ہوگیا۔ اور چونسٹھ ملکوں کے دس ہزار سے زیادہ سائنسدانوں نے فضائے آسمانی اور کرۂ ارض پر اثر انداز ہونے والی کائناتی قوتوں کا سراغ لگانے کے لئے تجربے شروع کر دیئے۔ ان تجربوں کے سلسلے میں مصنوعی سیارے اور چاند بھی چھوڑے جائیں گے جن کے اندر انتہائی حساس آلات نصب ہوں گے۔ ان آلات کی مدد سے سائنس دانوں کو "خلا" کے رازوں کا سراغ لگانے میں مدد ملے گی۔ جغرافیائی سال کی مدت اٹھارہ ماہ ہوگی۔ اور تجربوں پر اٹھارہ کروڑ پونڈ خرچ ہوں گے۔ جغرافیائی سال کے لئے جو وقت منتخب کیا گیا ہے وہ بارہ سال میں ایک بار آتا ہے۔ اور اس دوران میں فضاء میں بہت تبدیلیاں ہوتی ہیں

درخواست ہائے دعا

۱۔ چوہدری محمد منصف خان صاحب سٹیشن ماسٹر ۔ پاکپتن عرصہ پندرہ روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(سعادت احمد خان محلہ دار الرحمت ربوہ)

۲۔ بزرگوارم محترم چوہدری محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مہدی محلہ ۔ گوجرہ ایک عرصہ سے بعارضہ پیٹ درد بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اُن کو کامل شفا عطا فرما دے۔

عبد الکریم خان کاٹھ گڑھی شاہد مربی (سیالکوٹ شہر)

۳۔ مکرم عبد السمیع صاحب بعارضہ ٹائیفائڈ سے بیمار ہیں۔ احباب و درویشان قادیان ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں

(عبد الشکور اطہر مسجد احمدیہ پشاور شہر)

۴۔ میری اہلیہ صاحبہ بدستور خونی پیچش سے بیمار ہیں۔ کمزور بہت ہو گئی ہیں۔ اور میری اپنی طبیعت بھی خراب ہے۔

حضور پُر نور کی خدمت بابرکت میں مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے۔ نیز بزرگان سلسلہ احباب کرام اور درویشان قادیان سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(کظیم الرحمان ربوہ)

۵۔ میرے بھائی عبد الرحمان نوشہروی کی بیوی بہت بیمار ہے۔ براہ شفقت تمام احباب اور خواتین دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد شفیع دار الرحمت ربوہ)

۶۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ خاکسار دو تین سال سے مقدمہ میں مبتلا ہے دعا سے امداد فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے جلد کامیابی دے اور دیگر مشکلات بھی دور فرما دے۔ (شمس الدین ڈاکٹر منٹگمری)

گمشدہ رسید بک

رسید بک ۱۶۹ جو کہ جماعت چک ہیڈ کو برائے وصولی چندہ مسجد چک ہیڈ بھجوائی گئی تھی گم ہو گئی ہے۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ احباب اس رسید بک پر کسی قسم کا کوئی چندہ نہ دیں۔ اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو تو نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اور اگر اس سے پہلے کسی وقت کسی دوست نے اس رسید بک پر چندہ دیا ہو تو بھی نظارت بیت المال کو اطلاع کر دے۔

پی آئی اے کا مسافر بردار طیارہ لاپتہ ہوگیا

طیارے میں انیس مسافر اور عملے کے چار ارکان سوار ہیں

کراچی ۲ جولائی۔ پاکستان انٹرنیشنل ائیرلائنز کا ایک مسافر بردار ڈکوٹا طیارہ کل صبح چاٹگام سے ڈھاکہ جاتے ہوئے لاپتہ ہو گیا ہے۔ طیارے میں انیس مسافر اور عملے کے چار ارکان سوار تھے۔

مسافروں میں دو خواتین اور ایک بچہ بھی شامل ہیں۔ رات گئے تک طیارے کا سراغ لگانے کی تمام کوششیں ناکام رہیں۔

آج دن میں زمینی دستوں کے علاوہ چار پاکستانی طیاروں اور بھارتی فضائیہ کے ایک طیارے نے گمشدہ ڈکوٹا کا سراغ لگانے کے لئے کئی اڑانیں کیں۔

یہ طیارہ صبح ساڑھے چھ بجے ڈھاکہ سے چاٹگام روانہ ہوا تھا۔ اور ایک گھنٹے کے اندر بخیر و خوبی وہاں پہنچ گیا۔ صبح کے آٹھ بج کر پینتیس منٹ پر اس نے پھر چاٹگام سے ڈھاکہ آنے کے لئے پرواز کی۔ اور پروگرام کے مطابق اسے نو بج کر چالیس منٹ پر ڈھاکہ پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ روانگی کے پندرہ منٹ بعد پائلٹ نے ڈھاکہ کے ہوائی اڈے کو سگنل دیا۔ اپنی پوزیشن بتائی اور کہا کہ وہ ٹھیک اڑان کر رہا ہے۔ اس کے بعد طیارے سے کوئی رابطہ قائم نہ ہو سکا اور جب مقررہ وقت پر وہ ڈھاکہ نہ پہنچا تو ڈھاکہ کے ہوائی اڈہ والوں نے چاٹگام سے رابطہ قائم کیا۔ چاٹگام سے ہوائی اڈے کے عملہ نے بتایا کہ طیارہ وہاں واپس نہیں پہنچا ہے۔ کچھ دیر اور انتظار کے بعد ڈھاکہ سے آسٹر قسم کے تین طیارے گمشدہ طیارے کی تلاش میں روانہ ہو گئے سہ پہر کو پی آئی اے کا ایک ڈکوٹا طیارہ بھی تلاش میں روانہ ہوا۔ لیکن یہ سب گمشدہ طیارے کا سراغ لگانے میں ناکام رہے۔ اور شام کو ڈھاکہ واپس آ گئے۔

کراچی میں چاول کی درآمد

لاہور ۲ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق کراچی میں چاول کی درآمد کے متعلق جو اجازت نامے عارضی طور پر معطل کر دئے گئے تھے۔ وہ پھر جاری ہونے لگے ہیں۔

سکھر میں بہت بڑا پاور ہاؤس

سکھر ۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان سکھر میں ایک بہت بڑا پاور ہاؤس تعمیر کرانے کے سوال پر غور کر رہی ہے اس نئے پاور ہاؤس میں پچاس ہزار کلو واٹ بجلی تیار ہو سکے گی۔ اور یہاں سے سکھر، خیرپور اور دو بڑے شہروں کو بجلی مہیا ہو سکے گی

لیڈر

بقیہ صفحہ (۲)

نہ دی جائے۔ اور اس قسم کے نعرے لگانے والی پارٹی یا افراد کو ناجائز وسائل اختیار کرنے کا مرتکب گردانا جائے۔

جماعت احمدیہ دل سے چاہتی ہے کہ مذہبی اختلافات کی بناء پر ملک میں جھگڑے ختم ہوں اور جو قوتیں ان فضول باتوں میں صرف ہو رہی ہیں۔ وہ ملک و قوم کی ترقی کے لئے صرف ہوں یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہمارے اہل علم حضرات دوسروں کے اختلافی عقائد کو برداشت کرنے کی قوت پیدا کریں اور اسلام کے زریں اصول لا اکراہ فی الدین پر عمل کریں۔ مغربی اقوام اسلام کے اس اصول پر عمل کر کے فائدہ اٹھا رہی ہیں اور ترقی کر رہی ہیں افسوس ہے کہ مسلمان جن کو یہ اصول دیا گیا اسے پس پشت ڈالے ہوئے ہیں اسلامی ممالک اور خود اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے ملک و قوم سے اس برائی کو جلد از جلد دور کر دے۔ آمین

پشاور ترقیاتی ایریا میں بند کی تعمیر

پشاور ۲ جولائی۔ پشاور کے ترقیاتی ایریا میں "اپنی مدد آپ" کی مہم کے تحت دریائے باڑہ پر سربند کے مقام پر ایک بند کی تعمیر کا کام بڑی تیزی سے جاری ہے۔

موٹروں کے دو سو حادثات میں بہتر افراد ہلاک اور اڑھائی سو مجروح ہوئے

سال رواں کی پہلی سہ ماہی کی رپورٹ

لاہور ۲ جولائی۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق سال رواں کے ابتدائی تین مہینوں کے اندر مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں میں موٹروں کے دو سو حادثات ہوئے۔ مہلک حادثات میں بہتر افراد ہلاک۔ اور دوسرے حادثات میں دو سو اڑتالیس زخمی ہوئے۔

جن موٹروں کو حادثات پیش آئے ان میں ترسٹھ ذاتی کاریں تھیں۔ اس کے علاوہ [illegible] مال بردار ٹرک اور چوالیس مسافر بسیں تھیں۔ بیشتر حادثات تیز رفتاری کے باعث پیش آئے۔ متعلقہ قوانین کے تحت مجرموں کو سزا دینے کے علاوہ مسافر بسوں کے بارہ ڈرائیوروں کے لائسنس منسوخ کر دئیے گئے ہیں۔ ۱۹۵۷ء کی دوسری چوتھائی میں تیرہ روٹ پرمٹ اس وجہ سے معطل کر دیئے گئے ہیں کہ بے پرواہی سے لاریاں چلانے کی ذمہ داری مالکوں پر عائد ہوتی ہے۔

جلسہ میں ہنگامہ کی عدالتی تحقیقات کا مطالبہ

ڈھاکہ ۲ جولائی۔ مشرقی پاکستان کرشک سرامک پارٹی کے جنرل سیکرٹری نے ایک بیان میں حکومت سے درخواست کی ہے کہ فریدپور میں کرشک سرامک پارٹی کے پبلک جلسے میں ۲۸ جون کو جو ہنگامہ ہوا تھا۔ اس کی وہ عدالتی تحقیقات کرائے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا ہے کہ جلسہ گاہ میں موجود پولیس والوں نے مبینہ فسادیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جنہوں نے تیزاب کے بلب پھینک کر کئی آدمیوں کو زخمی کر دیا۔

درخواست دعا

مکرم شیخ نور الحق صاحب ایم اے ین سنڈیکیٹ کے بھائی شمس الحق صاحب دو روز سے عارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مغربی پاکستان میں اناج کے گوداموں کی تعمیر

کراچی ۲ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان میں تین لاکھ ٹن اناج ذخیرہ کرنے کے لئے جدید ترین طرز کے اونچے گودام تعمیر کئے جائیں گے۔ جن پر سوا پانچ کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ اس کے علاوہ مغربی اور مشرقی پاکستان میں مکان نما طرز کے مزید گودام چار کروڑ پینسٹھ لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کئے جائیں گے۔ ان میں ساڑھے چار لاکھ ٹن سے زائد اناج ذخیرہ کیا جائے گا کراچی میں بھی ایک لاکھ ٹن اناج کے لئے ایک گودام تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ حکومت امریکہ اس سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے امداد دے گی۔

یارنگ رپورٹ پر ستمبر کے بعد غور ہوگا

کراچی ۲ جولائی۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کو ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ حفاظتی کونسل کب تک کشمیر کے متعلق مسٹر یارنگ کی رپورٹ پر غور کرے گی۔ سفارتی حلقوں کا خیال ہے کہ یارنگ رپورٹ پر ستمبر سے قبل غور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کونسل کے رکن جولائی میں تعطیلات منا رہے ہیں۔

ترقیاتی منصوبوں کے لئے تیس کروڑ روپے

ڈھاکہ ۲ جولائی۔ پنجسالہ منصوبہ کے تحت مشرقی پاکستان میں پانی کی بہم رسانی گندے پانی کے نکاس۔ مکانوں کی تعمیر۔ اور امپرومنٹ ٹرسٹوں کی امداد کے لئے تیس کروڑ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳